سوال

(58)کیا محرام الحرام کے اول عشرہ میں شادی کرنا جائز ہے؟

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کیا محرام الحرام کے اول عشرہ میں شادی، بیاہ یا کسی قسم کی خوشی یا اس کی دسویں تاریخ کو فاقہ کرنا ازروئے شرع جائز ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحۃ السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاۃ والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

محرم کے پہلے عشرہ میں یا پورے مہینے میں بغیر قصد اتباع خوارج ونواصب کے شادی بیاہ یا کوئی اور تقریب وخوشی کرنی بلاشبہ جائز اور مباح ہے۔ قرآن کریم اور حدیث (صحیح یا ضعیف) تو درکنار، کسی صحابہ یا امام سے بھی ان دنوں میں شادی بیاہ یا کوئی اور خوشی کرنے کی ممانعت ثابت نہیں ہے، اسی طرح دسویں تاریخ کو فاقہ کرنا بھی ثابت نہیں۔ البتہ صرف دسویں یا نویں دسویں دسویں گیارہویں کو روزہ رکھنا ازروئے احادیث معتبرہ ثابت اور باعث اجروثواب ہے۔ آخر چہار شنبہ اور محرم کے متعلق ''محدث،، میں متعدد دفعہ مضامین شائع ہوچکے ہیں ملاحظہ کریجئے۔

حضرت حسین کی شہادت کے سبب سے دو بدعتیں پیدا ہوگئیں ہیں:

(1) علی سے بغض وعداوت رکھنے والوں نے عاشورہ کے دن خوشی اور شادمانی کرنے کی بدعت ایجاد کی، یہاں تک کہ اس دن خوشی کرنے کی فضیلت کی حدیثیں گھڑ ڈالیں۔ عاشورہ کے دن سرمہ لگانے، غسل کرنے، اہل وعیال پر توسعہ اور خلاف معمول بہترین اور عمدہ کھانا کو مستحب سمجھنے لگے۔ واضح ہوکہ میرے نزدیک ''توسعہ علی العیال،، والی حدیث (حدیث موضوع ہے، اس کے الفاظ یہ ہیں: ''من وسع أہلہ یوم عاشوراء، وسع اللہ علیہ سائر سنتہ،،.

وقال ابن الجوزی فی العلل المتناہیۃ (909/910)63،2/62 والموضوعات الکبری 2/203: ''والحدیث غیر محفوظ، ولا یثبت عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم،،.

وقال ابن عراق فی تنزیہ الشریعۃ 157/152/2: ''قلت: قال ابن حجر: منکر جدا وأخرجہ الدارقطنی فی الافراد، وقال: منکر،، وقال الحافظ ابن تیمۃ فی احادیث القصاص: ''قال حرب الکرمانی: سألت احمد بن حنبل عن الحدیث....؟ فقال: لا أصل لہ. قلت: وأصلہ من کلام ابراہیم بن محمد بن المنتشر عن ابیہ، قال: بلغنا، ولم یذکر عمن بلغہ،،.

وقال البانی: ''ہو حدیث ضعیف من جمیع طرقہ.... والذین لا یثبت بالتجربۃ،، (مشکوۃ المصابیح 603/1) وقال المبارکفوری فی مرعاۃ المفاتیح 6/36: ,, والمعتمد عندی ہو ما ذہب الیہ البیہقی، أن لہ طرقا یقوی بعضہا بعضا، إن أسانیدہ الضعیفۃ أحدثت قوۃ بالتضام واللہ تعالی أعلم،،.) کی صحت اور اسے قابل اعتبار والتقاوت میں تأمل وتردد ہے۔

(2)شیعیان علی نے رنج وغم، جزع وفزع، ماتم ونوحہ، گریہ وزاری، مرثیہ خوانی، سینہ کوبی، فاقہ کشی، تعزیہ وغیرہ کی بدعت نکالی اوراس کے متعلق بے شمار حدیثیں گھرکرامت کوگمراہی میں بتلاکردیا ہے۔ یہ دونوں گروہ اہل ہوااوراہل بدع سے ہیں، پس ہمیں نہ شیعیان علی کا طریق اختیارکرنا چاہیے اورانہ دشمنان علی کی اتباع واقتداء، اورشیعوں کی مخالفت کے ارادہ اورقصد سے خاص عاشورہ کے دن خوشی منانی چاہیے۔ یہ ارادہ اورنیت نہ ہوتوشادی بیاہ اورخوشی کرنی بلاشبہ جائزہے۔

(محدث دہلی: 9ش:4، رجب1360ھ اگست1941ء)

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ شیخ الحدیث مبارکپوری

جلد نمبر1

صفحہ نمبر157

محدث فتویٰ